ہفتہ وار رسالہ: 361
WEEKLY BOOKLET: 361

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات کا تحریری گلدستہ بنام

پیارے نبی کی پیاری آل

صفحات 20

پیارے آقا کی پیاری شہزادیاں	01
تصویرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	06
سب سے بڑے نواسۂ رسول	07
خاتونِ جنّت کی سب سے چھوٹی شہزادی	19

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پیارے نبی کی پیاری آل [1]

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ ”پیارے نبی کی پیاری آل“ پڑھ یا سُن لے اُسے قیامت کے دِن سادات کرام کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شَفاعت نصیب فرما کر جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلہ دے کر اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بنا۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مولیٰ علی کو نصیحت

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یَا عَلِیُّ! اِحۡفَظۡ عَنِّیۡ خَصۡلَتَیۡنِ اَتَانِیۡ بِھِمَا جِبۡرِیۡلُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَکۡثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ بِالسَّحۡرِ، وَالۡاِسۡتِغۡفَارَ بِالۡمَغۡرِبِ۔ ترجمہ: اے علی! مجھ سے دو عادتیں یاد کرلو جنہیں جبرائیل علیہ السّلام میرے پاس لائے: ﴿1﴾ سَحَر کے وقت مجھ پر بہت زیادہ دُرودِ پاک پڑھا کرو اور ﴿2﴾ مغرب کے وقت بہت زیادہ اِستِغفار کیا کرو۔ (القربۃ الیٰ رب العٰلمین، ص90)

نام حضرت پہ لاکھ بار درود ... بے عدد اور بے شُمار دُرود
جو محبِّ نبی ہے اسے کافی ... چاہئے اُس کو بار بار دُرود
(دیوانِ کافی، ص23)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کی پیاری شہزادیاں

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ہمارے یہاں عام طور پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

[1] ... امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ محرم شریف 1444 ہجری کے پہلے عشرے میں ہونے والے مدنی مذاکروں سے پہلے روزانہ شانِ اہلِ بیتِ اطہار پر مختصر بیان فرماتے تھے، اُن میں سے تین بیانات کو جمع کرکے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔

کی ایک شہزادی، شہزادیِ کَونَین سیدہ فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہُ عنہا کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے، بالکل ہونا چاہیے کیونکہ آپ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی لاڈلی شہزادی ہیں، مگر تین اور شہزادیاں بھی ہیں جو اہلِ بیت میں سے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سگی بیٹیاں ہیں، ان کے مبارک نام یہ ہیں: حضرتِ بی بی زینب، حضرتِ بی بی رُقَیَّہ اور حضرتِ بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عَنْہُنَّ۔ اللہ کرے! ان سب شہزادیوں کے نام ہمیں زبانی یاد ہو جائیں، آیئے! اب اِن چاروں شہزادیوں کا مختصر تعارُف پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

پہلی شہزادی

میرے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب سے بڑی شہزادی حضرتِ بی بی زینب رضی اللہُ عنہا ہیں (جو بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کربلا میں تھیں وہ امام حسین رضی اللہُ عنہ کی بہن تھیں اور یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شہزادی ہیں)۔ حضرتِ بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کو مکۂ پاک سے مدینۂ پاک ہجرت میں بڑی آزمائش پیش آئی، جس کی وجہ سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا: هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِيْ اُصِيْبَتْ فِيَّ یعنی یہ میری بیٹیوں میں (اس اعتبار سے) زیادہ فضیلت والی ہیں کہ میری جانب ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/318۔ مستدرک، 2/565، حدیث:2866)

حضرتِ بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کی جب وفات شریف ہوئی تو اللہ کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کے کفن کے لیے اپنا تہبند شریف عطا فرمایا اور اپنے بابرکت ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/318۔ بخاری، 1/425،

حدیث:1253)اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دوسری شہزادی

اِعلانِ نُبُوّت سے سات سال پہلے، جب اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر شریف 33 سال (Thirty three years) تھی اس وقت بی بی رُقَیَّہ رضی اللہُ عنہا پیدا ہوئیں۔ آپ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کی زوجۂ مُحترمہ (wife) ہیں۔(مواہب اللدنیہ، 1/ 392، 393 ملتقطاً)

غزوۂ بدر کے موقع پر بی بی رقیہ رضی اللہُ عنہا سخت بیمار تھیں جس وجہ سے اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے ان کے پاس رُکنے کا فرمایا تو آپ رضی اللہُ عنہ رُک گئے۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مالِکُ الاَحکام بھی ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کو غزوۂ بدر کے شُرَکا کے برابر ثواب کی خوشخبری سنائی اور مالِ غنیمت بھی عنایت فرمایا۔ جب مسلمانوں کی فتح کی خبر مدینۂ مُنوَّرہ پہنچی اُسی دن حضرتِ بی بی رقیہ رضی اللہُ عنہا کی وفات شریف ہوئی۔

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری شہزادی حضرتِ رُقَیَّہ (رضی اللہُ عنہا) جب وفات پا گئیں تو حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ بہت روئے، حُضورِ اَکرَم (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے پوچھا: عثمان کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ میں حضور کی دامادی سے محروم ہو گیا ہوں، یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مجھ سے جبریلِ امین نے عرض کیا ہے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزادی

www.dawateislami.net

Go To Index

’’اُمِّ کُلثوم‘‘ کا نکاح تم سے کردوں بشرطیکہ وہی مَہر ہو جو رُقَیَّہ کا تھا اور تم اِس سے وہ ہی سُلوک کرو جو رُقَیَّہ سے کیا۔ چنانچہ حضرتِ اُمِّ کلثوم (رضی اللّٰہ عنہا) کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہُ عنہ سے کر دیا گیا۔ دُنیا میں ایسا کوئی نہیں جس کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔ یہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللّٰہ عنہ کی خصوصیت تھی اور اسی وجہ سے آپ کو ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والے) کا لقب مِلا۔ (مرقاۃ، 10 / 445، تحت الحدیث: 6080، مراٰۃ المناجیح، 8/405) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دَو شالا نور کا ہو مبارک تم کو ذُوالنُّورَین جَوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

یعنی اے دو نور والے پیارے عثمانِ غنی! آپ کو بہت بہت مبارک ہو کہ آپ نے نور والے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ سے نور کی دو چادریں (یعنی آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شَرَف حاصل کیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تیسری شہزادی

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تیسری شہزادی حضرتِ بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللّٰہُ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللّٰہُ عنہا کُنیت کے ساتھ ہی مشہور ہیں۔ حضرتِ بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللّٰہُ عنہا نے شعبان 9ھ میں وفات پائی اور اللّٰہ پاک کے پیارے نبی صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/ 325، 327 ملتقطاً) اور آپ کا جنّتُ البقیع میں مزار شریف بنا۔

www.dawateislami.net

چوتھی شہزادی

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی حضرتِ بی بی فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ کا نام مبارک "فاطِمہ" جبکہ "زَہرا" اور "بَتُول" آپ کے القابات ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: (میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ پاک نے اِس کو اور اس کے مُحِبّین کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔

(سیرتِ مصطفیٰ، ص697۔ کنزالعمال، جز:12، 6/50، حدیث:34222)

سیدہ خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے مبارک بدن سے جنّت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سُونگھا کرتے تھے۔ اِس لئے آپ کا لقب "زَہرا" ہُوا۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/453۔ المبسوط للسرخسی، 10/155)

بَتُول و فاطمہ، زَہرا لقب اِس واسطے پایا کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نَگہت کا

(دیوانِ سالک، ص90)

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ یعنی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرا ٹکڑا ہے، جس نے اِسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔" ایک اور رِوایت میں ہے: "یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا یعنی جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتا ہے۔"

(مسلم، ص1021، حدیث:6307)

سیّدہ، زاہِرہ، طیِّبہ، طاہِرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص309)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

تصویرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صِدِّیقہ، طِیِّبہ، طاہِرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے چال ڈھال، شکل وصورت اور بات چیت میں بی بی فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو حُضورِ اَکرَم (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے مُشابہ یعنی مِلتی جُلتی نہیں دیکھا اور جب حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتیں تو حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے اِستِقْبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حُضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بی بی فاطمہ کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ (بھی) حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُبارَک ہاتھ کو تھام کر چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔(ابوداؤد،4/454، حدیث:5217)اللہ پاک ان چاروں شہزادیوں کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔اٰمین

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نَظّارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُوَّت کا

(دیوانِ سالک، ص90)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے نواسے اور نواسیاں

اے عاشقانِ صحابہ واَہلِ بیت! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کئی نَواسے اور نَواسِیاں تھیں مگر سب سے زیادہ مشہور حَسَنَیْن کرِیْمَیْن (یعنی امامِ حَسَن و حُسین رضی اللہ عنہما) ہیں۔ حضرت سُفیان بِن عُیَیْنہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس ارشاد "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے"

(حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750) کے مطابق ربِّ کریم کی رحمتوں کے حصول اور اپنی معلومات میں اضافے کے لئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے اور نواسیوں کا تذکرہ پڑھئے:

سب سے بڑے نواسۂ رسول

ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی حضرتِ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِس نواسے کا نام ''علی'' تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اپنی امی جان کی حَیات (یعنی مبارک زندگی) ہی میں بُلوغ کے قریب (یعنی بالغ ہونے کے قریب) انتقال فرما گئے لیکن اِبنِ عَساکِر کا بیان ہے کہ نسب ناموں کے بیان کرنے والے بعض علما نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ جنگِ یَرمُوک میں شہید ہوئے۔ (طبقات الکبریٰ، 8/25، شرح الزرقانی، 4/321، سیرتِ مصطفیٰ، ص693) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے بڑی نواسی

حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی کا نام ''اُمامہ'' تھا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی سب سے بڑی نواسی حضرتِ بی بی اُمامہ رضی اللہ عنہا سے بڑی محبت تھی۔ آپ ان کو اپنے دوش (یعنی مبارک کندھوں Shoulders) پر بٹھا کر مسجدِ نبوی میں تشریف لے جاتے تھے۔ روایت میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ سراپا عَظمت میں ایک مرتبہ حَبْشَہ شریف کے بادشاہ نَجاشی رحمۃ اللہ علیہ نے بطورِ ہدیّہ (Gift) ایک حُلّہ بھیجا جس کے ساتھ سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی، اُس کا نگینہ حَبشی تھا۔ اللہ کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ انگوٹھی حضرتِ بی بی اُمامہ رضی اللہُ عنہا کو عنایت فرمائی ۔

(سیرت مصطفی، ص693۔ابن ماجہ، ص177، حدیث:3644)

سونے کا خوبصورت ہار

اسی طرح ایک مرتبہ کسی نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک بہت ہی خوبصورت سونے کا ہار تحفے میں پیش کیا، جس کی خوبصورتی دیکھ کر تمام ازواجِ مُطَہَّرات [1] رضی اللہُ عَنہُنَّ حیران رہ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی پاکیزہ بیویوں سے فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو دوں گا جو میرے گھر والوں میں مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عَنہُنَّ نے یہ خیال کر لیا کہ یقیناً یہ ہار اب حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا کو عطا فرمائیں گے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ بی بی اُمامہ رضی اللہُ عنہا کو قریب بُلایا اور اپنی پیاری نواسی کے گلے میں اپنے مبارک ہاتھ سے یہ ہار ڈال دیا۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4 / 321۔ مسند امام احمد، 9 / 399، حدیث:24758)

اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کی وَصیتیں

حضرتِ بی بی فاطمۃُ الزہرا رضی اللہُ عنہا نے اپنی وفات سے پہلے مولیٰ علی شیرِ خدا رضی

[1] ...''ازواج'' لفظِ زوجہ کی جمع ہے یعنی بیوی۔ ''مُطَہَّرات'' لفظِ مُطَہَّرہ کی جمع یعنی پاکیزہ، معنیٰ یہ ہوئے کہ پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پاکیزہ بیویاں، پاک بیبیاں، (Holy Wife,s)۔ نیز ازواجِ مطہرات کو ''اُمّھاتُ المؤمنین'' بھی کہا جاتا ہے، ''امھات'' لفظِ اُمّ کی جمع ہے جس کا معنیٰ ہے ''ماں'' لہٰذا امھات المؤمنین کے معنیٰ ہوئے ''مومنوں کی مائیں''۔

اللہ عنہ کو دو وصیّتیں کیں: ﴿1﴾ میری وفات کے بعد میری بھانجی اُمامہ سے نکاح کرنا۔ (معرفۃالصحابۃلابی نعیم، 5/192) ﴿2﴾ میں جب دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دفن کریں تا کہ میرے جنازے پر نامَحرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ، 9/307۔ تحفہ اثنا عشریہ، ص 281)

اللہ ربُّ العِزَّت کی ان سب پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ! سیِّدہ خاتونِ جنّت، شہزادیِ کَونَین بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہُ عنہا کے پردے کی بھی کیابات ہے! آپ کیسی پردہ نشین تھیں، کسی نے کیاخوب کہاہے:

چُو زَہرا باش از مخلوق رُوپوش　　کہ دَر آغوش شبّیرے بہ بینی

(یعنی حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رضی اللہُ عنہا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار امامِ حسین، شہیدِ کربلا رضی اللہُ عنہ جیسی اولاد دیکھو۔)

یعنی عورتوں کو چوٹ کی گئی ہے کہ پردہ کیا کرو۔۔ اور پرہیز گار بنو۔۔ آوارہ گلیوں میں نہ پھرو۔۔ شاپنگ سینٹروں کی زینت نہ بنو۔۔ شادیوں میں بَن ٹھَن کر نُمائشی بَن کر مت جاؤ۔۔ بلکہ تقوٰی اختیار کرو۔۔ پردہ نشین بنو تاکہ تم اپنی گود میں امامِ حسین کا فیض دیکھو اور نیک اولاد پاؤ۔۔ اب جس طرح عورتوں کا حال ہے اَسْتَغْفِرُ اللہ۔۔ بہت بُری حالت ہے۔۔ پھر اولاد بھی جو سَر چڑھ کر بولتی ہے وہ بھی دنیا دیکھ رہی ہے، اللہ پاک ہمارے حال پررحم فرمائے۔۔ اللہ کرے کہ ہمارا مُعاشرہ صحیح ہو جائے۔ اٰمین

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

نواسۂ رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

نانائے حسنین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی دوسری شہزادی حضرتِ بی بی رقیہ رضی اللہُ عنہا سے

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمان غنی، ذُو النُّورَین، جامعُ القرآن رضی اللہ عنہ کے ایک شہزادے بھی پیدا ہوئے تھے جن کا نام "عبدُ اللہ" تھا۔ یہ اپنی امی جان کے بعد 4 ہجری میں چھ سال کی عمر پاکر وفات پاگئے۔(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/ 323) اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تیسری شہزادی حضرتِ بی بی اُمِّ کُلثوم رضی اللہُ عنہا کا حضرتِ عثمان غنی رضی اللہُ عنہ سے نکاح ہُوا مگر ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/327)

جن اسلامی بہنوں کے ہاں اولاد نہیں ہوئی اس میں اُن کیلئے درس ہے کہ اگر اولاد نہیں ہوئی تو بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہا کو یاد کرلیں کہ اولاد تو ان کے ہاں بھی نہیں ہوئی مگر انہوں نے تو یقیناً صبر کیا تھا، ان کا گھرانہ تو صابروں کا گھرانہ ہے، ان کے یہاں صبر ایسا تھا کہ ساری کائنات میں اس گھرانے سے صبر تقسیم ہوا ہے، اللہ ہمیں بھی ان کے صبر کے صدقے میں صبر کی دولت نصیب فرمائے تاکہ ہمارے گِلے شِکوے سب دم توڑ جائیں۔

حضرتِ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولادِ پاک

پیارے پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ، خاتَمُ الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی حضرتِ بی بی فاطمۃُ الزہرا رضی اللہُ عنہا کے تین شہزادے:﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ،﴿2﴾ حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ اور﴿3﴾ حضرت مُحَسِّن رضی اللہ عنہ اور تین شہزادیاں:﴿1﴾ حضرتِ سیِّدہ بی بی زینب رضی اللہُ عنہا،﴿2﴾ حضرتِ بی بی

www.dawateislami.net

رُقیّہ رضی اللہ عنہا اور ﴿3﴾ حضرت بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں۔

(شانِ خاتونِ جنت، ص256تا263 ملخصاً، اجمال ترجمہ اکمال، ص72)

حضرتِ سیِّدُنا مُحَسِّن رضی اللہ عنہ اور شہزادی حضرتِ بی بی رُقیّہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شریف تو بچپن ہی میں ہو گیا تھا اس لئے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ شریف کم ملتا ہے۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نسلِ مبارک جن مبارک صاحبان سے چلی اُن حضراتِ حَسَنین کرِیمَین کے چند فضائل پڑھئے:

دو جنّتی پھول

﴿1﴾ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسَن و حُسین (رضی اللہ عنہما) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری، 2/547، حدیث: 3753)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فرمانِ نبوی کا مطلب یہ ہے کہ حضرتِ حَسَن و حُسین (رضی اللہُ عنہما) دُنیا میں جنّت کے پھول ہیں جو مجھے عطا ہوئے، اِن کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی ہے اِس لیے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) اِنہیں سُونگھا کرتے تھے اور حضرتِ علی (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا رَیْحَانَیْنِ“ یعنی اے دو پھولوں کے والِد! تم پر سلام ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/462)

ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مُفتی صاحب لکھتے ہیں: جیسے باغ والے کو سارے باغ میں پھول پیارا ہوتا ہے ایسے ہی دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں میں مجھے حَضراتِ حَسَنَین کرِیمَین (رضی اللہُ عنہما) پیارے ہیں۔ اَولاد پھول ہی کہلاتی ہے، سارے نواسی نواسوں میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ دونوں فرزند (یعنی بیٹے نواسے) بہت پیارے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/475)

میرے آقا اعلیٰ حضرت بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صَدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں　　کیجے رَضا کو حشر میں خَنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص77)

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے آقا! اپنے جن دو شہزادوں (حَسَن و حُسین) کو آپ نے اپنا پھول فرمایا ہے، اُن کا صدقہ بروزِ قیامت احمد رضا کو سارے غموں سے نجات دِلا کر پھول کی سی مُسکراہٹ عطا فرما دیجئے۔

کاش! یہ عرض ہمارے حق میں بھی قبول ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں، الٰہی میں اِن دونوں سے مَحبّت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے مَحبّت فرما اور جو اِن سے مَحبّت کرے اُس سے بھی مَحبّت فرما۔(ترمذی، 5/427، حدیث:3794)

یااللہ پاک! ہم تیرے محبوب کے ان دونوں نواسوں ”حسن و حسین“ سے مَحبّت کرتے ہیں تو بھی ہم سے محبت فرما اور ہمیں ان کی مَحبّت میں سچا کر دے۔

اس حدیثِ پاک کے تحت ”مِراٰۃُ المناجیح“ میں ہے: یعنی یہ حُکماً میرے بیٹے ہیں اور حقیقۃً میری بیٹی کے بیٹے ہیں، مجھے اِن سے بیٹوں جیسی محبت ہے۔ خیال رہے کہ حضرت (بی بی) فاطمہ رضی اللہُ عنہا کی یہ خُصوصِیّت ہے کہ آپ (رضی اللہُ عنہا) کی اَولاد حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نسل ہے، اِس سے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نسل چلی، گویا حسن و حسین (رضی اللہُ عنہما) حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نسل بھی ہیں اور نسل کی اَصل بھی وَرنہ نسب باپ

سے ہوتا ہے نہ کہ ماں سے، ہاں! شَرَف (یعنی فضیلت و فخر) ماں سے بھی ہو جاتا ہے۔ لفظِ آل دونوں پر بولا جاتا ہے، بیٹے کی اولاد پر بھی اور بیٹی کی اولاد پر بھی۔ (مراۃ المناجیح، 8/476)

ہے رُتبہ اِس لئے کونَین میں عِصمت کا عِفّت کا　　شَرَف حاصِل ہے اِن کو دامنِ زَہرہ سے نسبت کا

اِنھی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں　　یہ ہی ہیں مجمعِ بَحرَین سَر چشمہ ہِدایت کا

(دیوانِ سالک، ص89)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے "الٰہی میں اِن دونوں سے مَحبّت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے مَحبّت فرما اور جو اِن سے مَحبّت کرے اُس سے بھی مَحبّت فرما" کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس دُعا کا مقصود (وہاں موجود) حضرت سیِّدُنا اُسامہ (رضی اللہُ عنہ) کو سنانا اور بتانا ہے کہ اُسامہ میرے حسن و حُسین سے محبت کرو کہ اِن کی محبت اللہ پاک کی مَحْبُوبِیّت (یعنی پیارا ہونے) کا ذریعہ ہے۔ خیال رہے کہ دِلی مَحبّت بجلی کے کرنٹ کی طرح ایک مُتَعَدِّی (یعنی پھیلنے والی) چیز ہے جس سے محبت ہوتی ہے اُس کی اَولاد، گھر والے، نوکروں چاکروں حتّٰی کہ اُس کے شہر سے محبت ہو جاتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، 8/476)

سیّدہ　زاہرہ　طَیِّبَہ　طاہِرہ　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حَسن　مُجتَبیٰ　سَیِّدُ　الْاَسْخِیا　راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اُس　شہیدِ　بلا　شاہِ　گُلگُوں　قبا　بیکسِ دَشتِ غُربت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص309، 310)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ

اَلْجَنَّةِ یعنی حَسَن و حُسَین (رضی اللہ عنہما) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی، 5/426، حدیث:3793)

حسنین کریمین کی ناز برداریاں

صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے نمازِ عشا ادا کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب سجدہ کیا تو امامِ حَسَن اور امامِ حُسَین رضی اللہ عنہما آپ کی پُشتِ مُبارَک یعنی پیٹھ شریف پر سُوار ہوگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سجدے سے سَر اُٹھایا تو ان کو نَرمی سے پکڑ کر زمین پر بِٹھا دیا، دوبارہ سجدہ کیا تو دونوں شہزادوں نے پھر ایسے ہی کیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز پوری کی، پھر ان دونوں کو اپنی مُقدّس رانوں پر بٹھالیا۔

(مسند امام احمد، 3/592، حدیث:10664)

عطّار کو بُلا کے مدینے میں دو بَقِیع
"دو پھولوں" کے طُفیل ہوں پُورے سُوال دو

شرحِ کلامِ عطار: یہاں دو سوالوں کا ذکر ہے کہ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عطار کو مدینے بُلا لیجئے اور بُلا کے پھر جنّتُ البقیع میں مدفن عطا فرمادیجئے تو یوں "دو پھولوں" کے طُفیل ہوں پُورے سُوال دو، ان دو پھولوں کا صدقہ میرے دو سوال پورے کر دیجئے، مدینے بھی بُلا لیجئے اور بُلا کے اپنے پاس بقیع میں بھی رکھ لیجئے۔

(4) بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا کہ اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حَسَن اور حُسَین اور حُضورِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (حضرت بی بی) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے

فرماتے تھے کہ میرے پاس میرے بچّوں کو بُلاؤ پھر اُنہیں سُونگھتے تھے اور اپنے سے لِپٹاتے تھے۔ (ترمذی،5/428،حدیث:3793)

اے عاشقانِ صحابہ واَہلِ بیت! اللہ کے پیارے پیارے آخری نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) انہیں کیوں نہ سونگھتے وہ دونوں تو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کے پھول تھے، پھول سونگھے ہی جاتے ہیں، اُنہیں کلیجے (یعنی سینے) سے لگانا لِپٹانا انتہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچّوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لِپٹانا چُمٹانا سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے۔(مرآۃ المناجیح، 8/478)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ قابلِ اِعتماد احادیثِ مُبارکہ کی کُتُب "صِحاح سِتّہ" یعنی چھ صحیح کُتب کہلاتی ہیں، جن میں سے ایک کتاب "تِرمذی شریف" بھی ہے، اِس میں ہے کہ وَلیوں کے شہنشاہ حضرت مولیٰ علی مُشکل کُشا رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حسن (رضی اللہُ عنہ) کی شکل مبارک سَر سے سینہ تک حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) سے مُشابہ (یعنی مِلتی جُلتی) تھی اور حسین (رضی اللہُ عنہ) کی سینے سے ناخنِ پا (یعنی پاؤں مبارک کے ناخن) تک۔(ترمذی،5/430،حدیث:3804)

امامِ عشقِ و محبت، عظیم عاشقِ صحابہ واَہلِ بیت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس ضِمن میں بہت ہی پیاری رُباعی لکھی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

مَعْدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثَقَلین اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تَمْثِیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے آدھے سے حَسَن بنے ہیں آدھے سے حُسین

(حدائقِ بخشش،ص444)

شعر کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مُبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حسنین کریمین رضی اللہُ عنہما پر پڑا تو سرِ انور سے سینۂ مُبارَکہ تک امامِ حسن اور وہاں سے قَدَمَین شریفین تک امام حسین مشابہ ہو گئے۔

قصیدۂ نور میں امامِ اہلِ سنّت لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مُشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سِبطَین ان کے جاموں میں ہے نِیما نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خطِ تَوام میں لکھا ہے یہ دو[2] وَرقہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص249)

شرح کلامِ رضا: حضرتِ سیّدنا امام حسن مُجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سَر لے کر سینے تک جبکہ شہیدِ کربلا حضرتِ سیّدنا امام حسین رضی اللہُ عنہ سینے سے پاؤں تک اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مُشابہ تھے۔ جس طرح خطِ تَوام[(2)] کے دونوں ٹکڑوں کو ملانے سے خط کا مضمون سامنے آجاتا ہے اسی طرح حسنین کریمین رضی اللہُ عنہما کی ایک ساتھ زیارت کرنے سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورانی سَراپا نظر آتا تھا۔

اعلیٰ حضرت، واقعی اعلیٰ حضرت تھے، جب قلم اُٹھاتے تھے تو دریا بہادیتے تھے، ایسے

---

2 ...خطِ تَوام: اس خط کو کہتے ہیں جس میں ایک کاغذ کے دو ٹکڑے کرکے خط کے مضمون کو ان دونوں ٹکڑوں میں اس طرح تقسیم کر دیا جاتا ہے کہ دونوں کو ملائے بغیر مضمون کی سمجھ نہ آسکے۔ (فنِ شاعری اور حسان الہند، ص178 مفہوماً)

الفاظ لاتے کہ شاید لُغت کے یہ الفاظ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے مِنّتیں کرتے ہوں گے، ہاتھ جوڑتے ہوں گے کہ کہیں ہمیں بھی اپنے اَشعار میں جگہ دیجئے نا، آپ کا کیا جائے گا، ہماری عید ہو جائے گی اور آقا کے ثنا خواں ہمیں اپنی زبان سے ادا کرتے رہیں گے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت (بی بی) فاطمہ زہرا (رضی اللہُ عنہا) اَز سَر تا قدم یعنی سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل ہم شکلِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) تھیں اور آپ کے صاحبزادگان (یعنی بیٹوں) میں یہ مُشابہت تقسیم کر دی گئی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/480)

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا　　　کِیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُوّت کا

(دیوانِ سالک، ص90)

اَچھوں کی مُشابَہت

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قُدرَتی مُشابہت تو بیشک اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، جو اپنے کسی عمل کو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے مُشابِہ کر دے تو اُس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے خدائے پاک اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے مشابِہ کرے یعنی مِلتا جُلتا کر دے اُس کی مَحبوبِیّت کا کیا عالَم ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/480)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

﴿6﴾ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسَن و حُسَین (رضی اللہُ عنہما) سے جس نے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔

(مستدرک، 4/156، حدیث: 4830)

یااللہ پاک ! ہم حسنین کریمین سے، ان کی اَمّی جان بی بی فاطمہ، ان کے باباجان حضرت علی سے اور تمام صحابہ و اہلِ بیت سے مَحَبّت کرتے ہیں، یااللہ پاک !ہم ان سب کے آقا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اور اِن تمام کو پیدا کرنے والے رَبِّ کریم تجھ سے محبت کرتے ہیں۔

خاتونِ جنّت کی سب سے بڑی شہزادی

حضرتِ بی بی فاطمۃ الزَّہرا رضی اللہ عنہا کی بڑی شہزادی حضرتِ سیِّدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی کُنْیت "اُمُّ الحَسَن" تھی اور واقعۂ کربلا کے بعد ان کی کُنیت "اُمُّ المَصائِب" مشہور ہو گئی تھی۔(شانِ خاتونِ جنّت، ص261) انہوں نے بہت مُصیبتیں برداشت کیں، بہت صَبْر کیا اور مُشکلات کاڈَٹ کر مُقابلہ کیا، یہ ایسی صابِرہ تھیں کہ ان کے اپنے چھوٹے چھوٹے شہزادے محمد اور عَون رضی اللہ عنہما نے بھی کربلا کے میدان میں تلوار پکڑی اور یزیدیوں کے مقابلے میں نکل گئے، آخِر کار جامِ شَہادت نوش کرلیا، کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی، بھتیجے، بھانجے اور بیٹے بھی راہِ خدا میں قُربان ہوئے۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے اپنی لَختِ جِگر حضرتِ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرتِ سیِّدُنا جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ سے کیا۔(اسد الغابہ، 7/146)

حضرتِ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے مبارک وسیلے سے **"وسائلِ بخشش"** میں یوں عرض کیا گیا ہے:

بَہرِ زَینب بے حیائی کا حضور خاتمہ ہو خاتمہ فریاد ہے

(وسائلِ بخشش، ص587)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنّت کی سب سے چھوٹی شہزادی

حضرتِ خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونین بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت بی بی اُمِّ کُلثوم رضی اللہ عنہا اپنی بڑی بہن حضرتِ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے مُشابِہ (یعنی شکل و صورت میں مِلتی جُلتی) تھیں۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے حضرتِ بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ نے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور کہا: اے علی! آپ اپنی شہزادی کا نکاح مجھ سے کر دیجئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل بروزِ قیامت ہر نَسَب اور رشتہ مُنقَطِع (یعنی ختم) ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور میرے رشتے کے۔" تو یہ فضیلت پانے کیلئے سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے مولیٰ علی کی شہزادی بی بی اُمِّ کُلثوم سے نکاح کیا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔

(مجمع الزوائد، 8/398، حدیث: 13827۔ الحدیث المختارہ، 1/198، حدیث: 102۔ الاستیعاب، 4/509، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 8/465، فیضانِ فارقِ اعظم، 1/79)

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت! صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان اور اہلِ بیتِ اَطہار کی آپس میں بڑی مَحبّتیں اور خاندانی رشتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں ان کی برکتیں نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ ربُّ العِزَّت کی ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں مَحبّت ہے بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
(وسائلِ بخشش، ص526)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مولیٰ علی کو نصیحت	01
پیارے آقا کی پیاری شہزادیاں	01
پہلی شہزادی	02
دوسری شہزادی	03
تیسری شہزادی	04
چوتھی شہزادی	05
تصویرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	06
پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے نَواسے اور نَواسیاں	06
سب سے بڑے نواسۂ رسول	07
سب سے بڑی نواسی	07
سونے کا خوبصورت ہار	08
خاتونِ جنّت کی وَصیّتیں	08
نواسۂ رسول حضرتِ عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ	09
حضرتِ بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا کی اولادِ پاک	10
دو جنّتی پھول	11
حسنین کریمَین کی ناز بَرداریاں	14
اَچھوں کی مُشابہت	17
خاتونِ جنّت کی سب سے بڑی شہزادی	18
خاتونِ جنّت کی سب سے چھوٹی شہزادی	19

اگلے ہفتے کا رسالہ

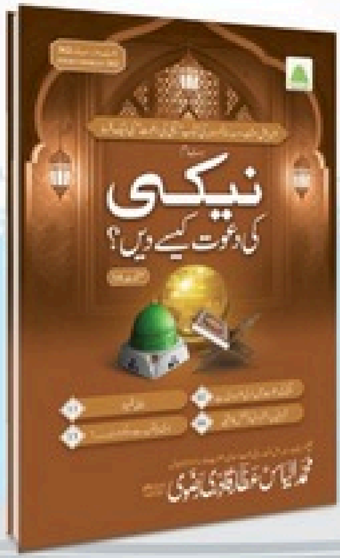

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net